



## سوال

(348) بیوہ، بھائی اور بہن کا حصہ نکالنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک عزیز فوت ہوئے ہیں، پس ماندگان میں بیوہ، ایک بھائی اور ایک بہن ہے، اس نے اپنے پیچھے ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کی مالیت چھوڑی ہے، شرعی طور پر اسے کیسے تقسیم کیا جائے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بیوہ اصحاب الفروض سے ہے اور بہن بھائی عصبہ ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ کا حصہ مقرر ہے اور باقی ماندہ ترکہ بہن بھائی کو ملے گا وضاحت کے بعد بیوہ کو ۴/۱ ملے گا کیونکہ میت کی اولاد نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ الرَّبُّ عَمَّا تَرَخَّمُوا ان لَمْ یکن لَکُمْ وَلَدٌ ۱ [1]

”اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو ان (بیویوں) کے لیے تمہارے ترکہ سے جو تھا (۴/۱) حصہ ہے۔“

باقی ترکہ بہن بھائی اس طرح تقسیم کریں گے کہ بھائی کو بہن کے مقابلہ میں دو گنا حصہ دیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِنْ کَانُوا اِخْوَةً رَجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ اِلنَّثِیْنِ ۱ [2]

”اگر میت کے بہن بھائی موجود ہوں تو مذکر سے مؤنث کی بہ نسبت دو حصے ہوں گے۔“

سہولت کے پیش نظر کل ترکہ کے چار حصے کہ لیے جائیں، اس میں سے ایک حصہ بیوہ کو، بھائی کو دو حصے اور بہن کو ایک حصہ دیا جائے، سوال میں بیان کردہ تفصیل کے پیش نظر جب ایک کروڑ ستر لاکھ روپے کو چار پر تقسیم کیا تو ایک حصہ بیالیس لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے، اس لیے ترکہ کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:

بیوہ: بیالیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ: (42,50,000)

بھائی: پچاس لاکھ روپے: (85,00,000)

بھن: بیالیس لاکھ پچاس ہزار روپیہ: (42,50,000)

[1] ۳/النساء ۱۲۔

[2] ۳/النساء ۶۶۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 303

محدث فتویٰ